مدیر کے نام

اختر حسین عزمی ' پتوکی

''امریکا کے صدارتی انتخابی نتائج'' (جنوری ۲۰۰۵ء) اب تک امریکی انتخابات کے حوالے سے آنے والے تجزیوں میں انفرادیت کا حامل ہے۔ عالمی ردعمل' امریکی ایجنڈا و پالیسی کے پیش نظر مقابلے کی حکمت عملی کے لیے اہم نکات بالخصوص پاکستان کی خارجہ پالیسی پر نظرثانی کی ضرورت پر زور اور موجودہ حکمرانوں کی غلط روش پر گرفت کرتے ہوئے تمام جمہوری قوتوں کو بنیادی مقاصد کے لیے مل کر جدوجہد کرنے کی دعوت ملک وملّت کو درپیش مسائل کے لیے راہنما خطوط ہیں۔ دوسری طرف ''امریکا میں مسلمان'' (جنوری ۲۰۰۵ء) امریکا اور امریکی معاشرت کی چشم کشا تصویر ہے اور امریکا میں مقیم مسلمانوں کی مشکلات کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

عبدالجبار بھٹی ' قصور

''پاکستان: سیاسی وسماجی صورت حال'' (جنوری ۲۰۰۵ء) کے ذریعے جہاں معاشرتی صورت حال سے آگہی ہوئی وہاں مصنف کا یہ جملہ کسی تبصرے کا محتاج نہیں: ایک اسلامی لیڈرشپ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تعلق باللہ اور تعلق بالعوام دونوں کی مالک ہوتی ہے۔ اس کا خدا اور خلق خدا ہر دو سے رابطہ ہوتا ہے--- اسلام کے نام لیواؤں پہ خاص ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ وقت کے اقتصادی چیلنج کا جواب پیش کریں۔

''سفرلیبیا: مشاہدات وتاثرات'' (جنوری ۲۰۰۵ء) سے لیبیا کے احوال سے آگہی ہوئی خاص طور پر پابندی اٹھنے کے بعد۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرنل قذافی نے لیبیا اور گردونواح کو امریکی آماجگاہ بنا کر ایک انقلابی لیڈر کے بجائے لارنس آف عریبیا کا کردار ادا کیا ہے۔

مبشر اجمل ' لاہور

عبادت سے متعلق چند باتیں ہی معروف ہیں لیکن ''عبادت کے ۲۳ نسخے'' (جنوری ۲۰۰۵ء) پڑھ کر اندازہ ہوا کہ اس حوالے سے مریضوں اور مصیبت زدگان کے لیے کتنی روشنی اور ایمان وتزکیے کا سامان ہے۔

خورشید عالم ' بونیر

''مسلمان کا نصب العین'' (دسمبر ۲۰۰۴ء) نے ایک نیا عزم و ولولہ دیا۔ جس طرح مولانا مودودیؒ نے مسلمانوں کو زندگی کے نصب العین سے آشنا کیا ہے' اگر واقعی اس کو اپناتے ہوئے عمل کیا جائے تو اُمت مسلمہ میں جدوجہد کی ایک نئی رو دوڑ پڑے۔

عرفان شاہد فلاحی ، بھارت

دنیا ایک عالمی نظام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ملکوں کی سرحدوں کو عبور کرتے ہوئے تجارت، کرنسی اور دفاع کے لیے اجتماعی نظام وضع کیے جارہے ہیں۔ اس کی ایک مثال یورو ہے۔ ایک موقع پر وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے سارک ممالک کے لیے ایک کرنسی کی بات کی اور کہا کہ جب یورو کرنسی وجود میں آسکتی ہے تو سارک ممالک اپنے لیے ایک کرنسی کیوں نہیں ایجاد کرسکتے۔ لیکن اسلام اپنے آفاقی اصولوں، انسانیت کی فلاح اور رنگ ونسل کے کسی تعصب سے اجتناب کی وجہ سے زیادہ بہتر پوزیشن میں ہے کہ ایک عالمی نظام تشکیل دے سکے اور ایک عالمی کرنسی کا اجرا کرسکے۔ مسلم اُمہ کے تشخص کو اجاگر کرنے کے لیے مسلم حکمرانوں کو اس میدان میں پیش رفت کے لیے سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

محمد سلیم وائیں ، نارووال

سید اسعد گیلانیؒ کا ایمان افروز ''ایک مکتوب، دوست کے نام'' (دسمبر ۲۰۰۴ء) پڑھ کر بے اختیار آنسو بہہ نکلے اور اپنی کمزوریوں، کوتاہیوں اور غفلتوں کا بھی احساس ہوا۔ اس کے ساتھ ہی راولپنڈی اور میانوالی جیلوں میں ۱۹۷۷ء میں تحریکِ نظام مصطفیؐ کے دوران گیلانی صاحب کے ساتھ اسیری کا زمانہ یاد آگیا۔

میانوالی سنٹرل جیل کی ایک بارک میں ہم ۸۹، ۹۰ سیاسی قیدی نظر بند تھے۔ دوپہر کے ۱۰ بجے کا وقت تھا کہ جیل کا ملازم آیا اور اُس نے پیغام دیا کہ سپرنٹنڈنٹ جیل تشریف لانے والے ہیں، لہٰذا اُن کے آتے ہی آپ سب قیدی مؤدبانہ اُٹھ کھڑے ہوں۔ اس پر گیلانی صاحب نے تمام قیدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جونہی وہ آئے تو آپ سب کے سب جس حالت میں ہوں، اسی حالت میں رہیں۔ اگر کوئی کھڑا ہے تو کھڑا رہے، بیٹھا ہے تو بیٹھا رہے، لیٹا ہے تو لیٹا رہے اور اگر کسی ساتھی سے وہ کچھ باز پرس کرے تو میری طرف اشارہ کردو۔ چنانچہ سپرنٹنڈنٹ صاحب اپنے لاؤلشکر کے ہمراہ جونہی ہماری بارک میں داخل ہونے لگے تو زوردار الفاظ میں کہا گیا: باادب باملاحظہ ہوشیار سپرنٹنڈنٹ صاحب تشریف لا رہے ہیں! مگر ہم پر جوں بھی نہ رینگی اور اُن لوگوں کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ حیران وششدر ہوکر بارک کے دروازے کے ساتھ ہی پہلے قیدی سے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے کچھ پوچھا تو اُس نے برجستہ جواب دیا کہ وہ ہمارے امیر ہیں اُن سے بات کرو۔ چنانچہ انتہائی ندامت وخفت لیے سپرنٹنڈنٹ گیلانی صاحب کی چٹائی پر دوزانو ہوکر بیٹھا رہا۔ اُس کے سوال کرنے پر آپ اُسے جواب ضرور دیتے مگر اپنے مطالعے کو انہماک کے ساتھ جاری رکھا۔ کیا عظیم لوگ تھے!

☆☆ گذشتہ شمارے میں صفحہ ۳۶ پر خیر خواہ کی نصیحت کا عنوان اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ پڑھا جائے۔ غلطی کے لیے ہم معذرت خواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ (ادارہ)